انسانی حقوق جن میں اقلیّتوں کے حقوق بھی شامل ہیں، کے تناظر میں لکھی جارہی ہے۔ اِس میں جج صاحبان، وکلاء، قومی اخبارات کے کالم نگار، شاعر، ادیب، دانش ور، صحافی، مذہبی سکالر اور سیاسی مدبر بھی مضامین کی شکل میں اپنے موقف سے آگاہ کریں گے اور عوامی نقطۂ نظر کے عنوان سے عوام کا بھی ایک حصّہ مختص ہے جس میں اُن کی آراء بیان ہوں گی۔ اس کتاب کو پاکستان کی گولڈن جوبلی کی تقریبات میں پیش کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ "حروف اکیڈمی پاکستان" ان دنوں چند اور کتابوں پر بھی کام کررہی ہے جن میں اقلیّتوں کے مسائل اور انسانی حقوق کے حوالے سے لکھی گئی نثر "مظلوم لوگ" اور جدید شاعری پر مبنی مجموعہ کلام "بہت اُداس ہوئے" بھی شامل ہیں۔"

متفرّق

بحیرہ مردار کے طُوماروں کا پہلا مکمل انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔

تقریباً پچاس برس پہلے بحیرہ مردار کے طُوماروں کا کچھ حصّہ ملا تھا جن میں تلاش و جستجو سے بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ یہودی اور مسیحی اہلِ علم نے دُنیا کی ان قدیم دستاویزوں میں بھرپور دلچسپی لی۔ اب انگریزی زبان میں اِن کا ایک نیا ترجمہ شائع ہوا ہے۔

یہ ترجمہ [The Dead Sea Scrolls: A New Translation] نوجوان اہلِ تحقیق کا کارنامہ ہے۔ اِن اہلِ تحقیق کا پہلا کام یہ تھا کہ طُوماروں کے اُن حصّوں تک رسائی حاصل کریں جنھیں سابق نسل کے بزرگوں نے شائع نہ ہونے دیا۔ موجودہ ترجمے کے مرتّبین نے وادیٔ قمران سے حاصل ہونے والے بہت ہی چھوٹے حصّوں کو چھوڑ کر، جن کا تعلق کتاب مقدّس سے نہیں ہے، تمام طُومار یک جا کر دیے ہیں۔ ان طُوماروں سے اُن لوگوں کے عقائد اور کارکردگی پر روشنی پڑتی ہے جنھوں نے یہ طُومار اکٹھے کیے تھے۔ زیادہ تر اہلِ علم کے نزدیک یہ لوگ ایسینی (Essenes) تھے۔

اِس نئے ترجمے میں تقریباً تین سو دستاویزات شامل ہیں۔ جب کہ پہلے ترجمے میں کم و بیش ایک سو دستاویزات شامل ہو سکی تھیں۔ ایک محقّق کے الفاظ میں موجودہ ترجمے سے محقّقین بھی استفادہ کر سکتے ہیں، تاہم عام اہلِ علم کے لیے اِس سے استفادہ آسان ہے۔" اس میں حضرت داؤد کے بعض ایسے زبور بھی شامل ہیں جن کے بارے میں پہلے کوئی معلومات نہ تھیں۔ اِسی طرح کتاب پیدائش کے بادشاہوں کے بارے میں تفصیلات ہیں جو تقریباً دو ہزار سال پرانی ہیں۔ واضح رہے کہ بحیرہ مردار کے طُوماروں کے بارے میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اہلِ علم مزید کام کر رہے ہیں۔